روزنامہ C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 5 دسمبر 2003ء 10 شوال 1424 ہجری-5 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 275

خلفاء اور مشورہ

حضرت میمون بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا یہ طریق تھا کہ وہ مختلف معاملات میں حکم جاری کرنے سے پہلے دیکھتے تھے کہ کتاب اللہ میں اس بارہ میں کیا حکم ہے اگر اس میں نہ ملتا تو پھر سنت رسول اللہ میں تلاش کرتے اور اگر اس میں نہ ملتا تو روٴسا کو جمع کرتے اور ان سے مشورہ کرتے- جب وہ کسی معاملہ پر اتفاق کرتے تو اس کے مطابق حکم دیتے تھے- حضرت عمرؓ کا بھی یہی طریق تھا اور کتاب وسنت کے بعد وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ کا اس بارہ میں کیا خیال تھا- اس کے بعد علماء سے مشورہ کرتے تھے-

(اعلام الموقعین جلد1 ص62 باب الوعید علی القول بالرای ابن قیم جوزی)

اراکین مجلس انتخاب خلافت سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پرسوز تاریخی خطاب

اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ لوگوں کیلئے دعا کر سکوں، جو عہد ابھی کیا ہے اس پر پورا اتر سکوں

میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت خامسہ کے نہایت ہی بابرکت منصب جلیلہ پر متمکن ہونے کے فوراً بعد مورخہ 22 اپریل 2003ء بروز منگل بعد نماز مغرب وعشاء بیت الفضل لندن میں اراکین مجلس انتخاب خلافت سے بیعت لینے سے قبل جو مختصر، جامع اور نہایت پرسوز خطاب فرمایا وہ ذیل میں من وعن درج کیا جاتا ہے۔

سیکرٹری مجلس شوریٰ (انتخاب خلافت)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے حلف اٹھانے کے بعد وہیں کھڑے کھڑے دس بجکر پچاس منٹ پر اراکین مجلس خلافت سے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے دوران آپ نے **اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين انعمت عليهم** کے الفاظ تین مرتبہ دوہرائے۔ بعدازاں فرمایا:۔

''آج جس کام کیلئے یہاں مجھے لایا گیا ہے قطعاً اس کا علم نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے علم وعرفان کو آپ سنتے رہے، دیکھتے رہے۔ خاکسار میں تو کسی بھی قسم کا علم نہیں ہے۔ بہرحال یہاں کیونکہ قواعد میں کسی قسم کی معذرت کی اجازت نہیں اس لئے خاموشی سے اس کو قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ آپ لوگوں سے یہ درخواست ہے کہ اگر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس یقین کے ساتھ کہ خاکسار یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے خاکسار کو اس مقصد کیلئے، اس کام کیلئے مقرر کیا ہے تو آپ سے درخواست ہے میری مدد فرمائیں دعاؤں کے ذریعے۔ نہایت عاجز انسان ہوں۔ دعاؤں کے بغیر یہ سلسلہ چلنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق دے کہ آپ لوگوں کیلئے دعا کر سکوں۔ جو عہد ابھی کیا ہے اس پر پورا اتر سکوں۔ اور آپ لوگوں سے بھی درخواست ہے کہ دعاؤں سے، دعاؤں سے، بہت دعاؤں سے میری مدد کریں۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے الفاظ میں ہی ایک فقرہ اور کہتا ہوں کہ میری گردن اب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ براہ راست خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے محض اور محض اپنے فضل سے ان کاموں کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کی رضا کے کام ہوں۔ آمین''

نتیجہ مقابلہ مقالہ نویسی 2003ء

عنوان: حضرت صاحبزادہ محمد عبداللطیف شہید

مجلس انصاراللہ پاکستان

اول:۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد کراچی

دوم:۔ مکرم عمر حیات صاحب فیکٹری ایریا ربوہ

سوم:۔ مکرم منصور احمد لکھنوی صاحب گلشن اقبال کراچی

چہارم:۔ مکرم منصور احمد ظفر صاحب دارالفضل شرقی ربوہ

مکرم محمد ثناء اللہ صاحب شیخوپورہ۔

حسن کارکردگی دکھانے والے

مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں فیصل آباد

مکرم عبدالشکور صاحب لاہور

مکرم داؤد احمد ملک صاحب راولپنڈی

مکرم ملک خلیل احمد ناصر صاحب گلستان جوہر کراچی

مکرم میجر (ر) میاں عبدالباسط صاحب صدر راولپنڈی

مکرم منیر احمد بٹ صاحب بیت الاحد لاہور

مکرم عبدالمنان شاکوٹی صاحب نارتھ کراچی

مکرم مصور احمد طاہر صاحب ماڈل کالونی کراچی

مکرم سید سلیم شاہجہانپوری صاحب گلشن اقبال غربی کراچی

مکرم عبدالکریم خالد صاحب بیت التوحید لاہور

اس مقابلہ کے لئے 59 مقالے موصول ہوئے۔

(قائد تعلیم)

خالی پلاٹوں کی حفاظت

٭ ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے- ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں- اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں- بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے- اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے- یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے- اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں- (صدر عمومی ربوہ)

مشعل راہ

ہر قسم کی نمود کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہئے

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ھیں:

تمہیں اپنے دلوں میں سے ہر قسم کی نمود کا خیال مٹا کر کام کرنا چاہئے۔ بڑ بولا ہونا کوئی خوبی کی بات نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ تیز کلامی میں مشغول ہیں۔ صحابہؓ چونکہ سادہ کلام کرنے کے عادی تھے اس لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ معمولی فقرہ فرما دیا۔ کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ تو اس طرح تیز تیز باتیں نہیں کرتے تھے۔ اب ایک نیک شخص اور مومن انسان کو یہ فقرہ بالکل کاٹ دینے والا ہے۔ اور وہ اسی سے سمجھ سکتا ہے کہ کس رنگ میں گفتگو کرنی چاہئے تو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان کے رس میں ساری کامیابی ہے۔ حالانکہ اصل چیز باتیں کرنا نہیں بلکہ کام کرنا ہے۔ مگر میں انہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں یعنی یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کو بھی اور ان مجالس خدام الاحمدیہ کو بھی جو میرے اس خطبہ کے نتیجہ میں قائم ہوں کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ان کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو بلکہ کام کرنا ان کا مقصود ہو۔

اگر تعداد کی زیادتی پر ہی مدار رکھا جائے تو پھر انسان کو باطل کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ حالانکہ نیک کام ہمیشہ نیک بنیاد سے ہوتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ یہ سوال نہیں کہ تمہارے دس ممبر ہیں۔ یا بیس۔ یا پچاس یا سو۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک سیکرٹری یا پریذیڈنٹ ہی کہی (کسّی۔ مرتب) ہاتھ میں لے لے اور گلیوں کی صفائی کرتا پھرے۔ یا لوگوں کو نماز کے لئے بلائے۔ یا کوئی غریب بیوہ جس کے گھر سودا لا کر دینے والا کوئی نہیں۔ اسے سودا لا کر دے دیا کرے۔ تو بے شک پہلے لوگ اسے پاگل کہیں گے مگر چند دنوں کے بعد اس سے باتیں کرنی شروع کر دیں گے۔ پھر انہی میں سے بعض لوگ ایسے نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم بھی آپ کے کام میں شریک ہو جائیں۔ اس طرح وہ ایک سے دو ہوں گے، دو سے چار ہوں گے اور بڑھتے بڑھتے ہزاروں نہیں لاکھوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ تو نیک کام کرتے وقت کبھی یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ کتنے آدمی اس میں شریک ہیں۔ اگر وہ کام جسے تم کرنا چاہتے ہو واقعہ میں نیک اور پسندیدہ ہے تو تھوڑے ہی دنوں میں تم ایک سے دس ہو جاؤ گے۔ پھر دس سے سو ہو گے اور سو سے ہزار ہو جاؤ گے۔ کیونکہ نیک کام اثر کے بغیر نہیں رہتا۔

تم اگر نیک کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہو جاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ لوگوں پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر سکتا ہے۔ سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے مگر یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت ہمیں بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں جب کوئی شخص مقبول ہو جاتا ہے تو وہ اپنے فرشتوں کو پتہ دیتا ہے۔ اور کہتا ہے فلاں بندہ میری نگاہ میں مقبول ہے پھر وہ اگلے فرشتوں کو بتاتے ہیں اور وہ اپنے سے اگلے فرشتوں کو فیوضع لہ القبول فی الارض یہاں تک کہ دنیا کے لوگوں کے دلوں میں اس کی قبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔ مگر اس مقبولیت کا پیمانہ تمہارے دل کا اخلاص ہے۔ تمہارے دل کا اخلاص جتنا زیادہ ہوگا اتنی ہی زیادہ یہ مقبولیت ہوگی اور تمہارے دل کا اخلاص جتنا کم ہوگا اتنی ہی کم یہ مقبولیت ہوگی۔ پس میں یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان کو بھی نصیحت کرتا ہے اور ان بیرونی جماعتوں کو بھی جن کے نوجوان اس مجلس کی نقل میں کام کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس نیت سے کام کریں کہ صرف کام کرنے والے نوجوان اپنے اندر شامل کریں گے۔ تعداد بڑھانے کے لئے ہر شخص کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح جو تجربہ کار لیکچرار یا تجربہ کار لکھنے والے ہیں ان کو شروع میں اپنے اندر شامل نہ کیا جائے۔ بے شک نگرانی کے لئے کسی وقت ان سے مشورہ لے لیا جائے۔ مگر انہیں اپنا ممبر نہ بنائیں تا وہ ان کے کام پر حاوی نہ ہو جائیں اور ان کی عقلیں ان کی عقلوں کے مقابلہ میں پست نہ ہو جائیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک بڑے درخت کے نیچے اگر ایک چھوٹا پودا لگا دیا جائے تو چند ہی دنوں میں سوکھ جاتا ہے۔ اسی طرح جب بڑے لوگوں کو اپنے اندر شامل کیا جائے تو چھوٹوں کا ذہنی ارتقاء رک جاتا ہے۔

(مشعل راہ ص 22`27)

تو ھی یٰسیں تو ھی طٰہٰ

چاند ہے گویا ترے نور کا مظہر جاناں
اور ہر گل تری خوشبو سے معطر جاناں

تیرے ہی نفس سے پائی ہے ہر اک ذرے نے حیات
ہر ستارہ ہوا لولاک کا منظر جاناں

تیرے آنے سے ہی نکھرا ہے یہ مہتاب کا نور
تیرے ہی عکس سے روشن ہوئے اختر جاناں

تو ہی یاسیںؐ تو ہی طٰہٰؐ تو مزمل اے رسولؐ
اور کبھی نور کی چادر میں مدثر جاناں

تیری رحمت کی ہی ٹھنڈک لئے چلتی ہے صبا
اور تیرے پیار کی حدت لئے صرصر جاناں

ہے مقام آپؐ کا افلاک کے اس عالم میں
جس جگہ جلتے ہیں جبریل کے شہپر جاناں

آج اس طرح ترے ہجر میں پگھلی ہے یہ جاں
آنکھ میں اشک اترتے ہیں برابر جاناں

بس خدا کا ہی کرم ہے مجھے آیا آخر
تیری مدح کا یہ اک لمحہ میسر جاناں

ڈاکٹر مہدی علی چوہدری

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

انگلستان میں ایک اور اللہ کے گھر کا قیام

"بیت الفتوح مورڈن" مشرقی یورپ کی سب سے بڑی بیت الذکر کا افتتاح

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

یورپ کے اخلاقی اندھیروں کی دنیا میں 1924ء میں ایک روشنی ٹمٹمائی۔ ایک گنبد میں صدا بلند ہوئی کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ آؤ اللہ کے آگے جھک جاؤ۔ کچھ نے سنی کچھ نے سنی ان سنی کر دی۔ مگر اللہ کے نیک بندے اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ کانوں سے بہرے کہاں سنتے ہیں ایسی صدائیں۔ کہا گیا ہے "حدی را تیز تر می خواں چو ذوق نغمہ کم یابی" یعنی کسی صدا، کسی نغمہ کا اثر اگر کم ہوتا ہوا دکھائی دے تو مزید زور سے صدا لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ سو ایسا ہی کیا گیا۔ ایک اور شمع روشن کی جائے، ایک اور صدا بلند کی جائے مزید اونچے میناروں سے، مزید بڑے گنبد تلے، اور یہ مزید صدا بلند کرنے کے لئے جس جگہ کا انتخاب ہوا وہ علاقہ Morden ہے

یہاں سے ایک اور دن نمودار ہوا۔ چمکتا ہوا، اندھیروں پر غالب آتا ہوا دن، ایک بیت وجود میں آئی اللہ کا ایک اور گھر تعمیر ہوا۔ مگر کتنا بڑا؟ بہت بڑا، بہت شاندار، بہت خوبصورت انگلیاں اللہ کی طرف اٹھتی ہوئیں جن میں سے ایک بہت ہی نمایاں بہت ہی اونچی، یقیناً اس گنجان آبادی میں اردگرد کے لوگوں نے بھی ان انگلیوں کو سوئے آسمان اٹھتے ہوئے دیکھا ہوگا انہوں نے بھی یہاں سے اللہ کی حمد میں اٹھتی ہوئی صدائیں سنی ہونگی۔ انہوں نے بھی یہاں سے ایک چمکتے ہوئے دن کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ مگر صرف ہمسایوں نے ہی نہیں۔ بلکہ یقیناً وہ مسافر بھی ہر روز دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہیں گے جو ان ریل گاڑیوں میں بھرے ہوئے جو اس عمارت کو تقریباً چھوتی ہوئی گزر جاتی ہیں۔ جو گزرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی یہاں سے اٹھتی ہوئی صدائیں سنتے ہیں اور سنتے رہینگے۔ ایک چمکتے ہوئے دن کو طلوع ہوتے دیکھتے رہیں گے۔ اور پھر ایک اور ہجوم زمین کے اندر سے بھی کئی بار نمودار ہوتا ہوا۔ (یعنی سب Sub Way کے مسافر) ان کی متجسسانہ نگاہیں بھی اس طرف اٹھیں اور اٹھتی رہیں گی۔ یہ یکدم کیا ہوگیا؟ فضا ہی بدل گئی۔ وہ جگہ جہاں کل تک ایک دودھ کا کاروبار کرنے والی ڈیری (Dairy) تھی آج وہاں سے کسی اور ہی دودھ کی نہریں بہہ رہی ہیں۔ پاکیزگی اور محبت سے لبریز دودھ، صاف، مصفا، بہت خوش ذائقہ ایسا کہ تسکین جاں بھی اور تسکین قلب بھی۔ الغرض فضا ہی بدل گئی روشنی بھی، شیرینی بھی، تسکین قلب بھی، گذرنے والوں کے لئے ایک سوالیہ نشان بھی۔ کون ہیں یہ لوگ؟ کیا کہتے ہیں؟ کیوں بنائی گئی یہ عمارت، کیا واقعی یہ صدائیں اللہ کی طرف بلند ہو رہی ہیں، کئی ذہنوں میں اٹھتے ہوئے سوال، مگر وہ قدم جو اس طرف اٹھ جائیں اور ان سوالوں کا جواب چاہیں انہیں یقیناً تسکین قلب ملے گا۔ ان بے شمار سوالوں کا تسلی بخش جواب ملے گا............ مگر ہم تو موضوع سے کچھ آگے نکل گئے۔

3/ اکتوبر کا دن ایک اہم دن تھا۔ جب اس بیت کی طرف افریقہ سے، یورپ سے، ہندوستان اور پاکستان سے، مشرق و مغرب سے لوگ ہزاروں کی تعداد میں اس بہت بڑی بیت سے بلند ہونے والی اللہ اکبر کی آواز کی طرف کھچے چلے آئے مگر پہلے اس بیت کا تعارف تو ہو جائے ایک بہت بڑا، بہت ہی خوبصورت گنبد قرآنی آیات سے سجا ہوا۔ قطر جس کا ہے کوئی 49 فٹ، نمازیوں کو ایک پیغام دیتا ہوا۔ کہ اگر تسکین قلب کے متمنی ہو تو یہ اللہ کے ذکر سے ہی ملے گا۔ اسی کے سامنے جھکو اسی سے مانگو۔ اسی کی پناہ میں آؤ۔ اور یہی صدا ابھرتی ہوئی معلوم دیتی ہے بیت کے میناروں سے جس میں سے ایک کوئی 110 فٹ اونچا۔ جب کہ دوسرے 70-70 فٹ بلند۔ بہت دور سے نظر آتے ہوئے اور بہت دور تک اللہ کا پیغام پہنچاتے ہوئے ایک بہت بڑے اللہ کے گھر کے نقیب لندن کے اخبار ٹائمز نے بھی لکھا کہ یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت ہے۔ یقیناً بہت وسیع، بہت ہی خوبصورت، ایک بہت بڑا ہال مردوں کیلئے اور اس کے نیچے اتنا ہی بڑا خواتین نمازیوں کے لئے۔ ہر ایک ہال میں تقریباً 1600 نمازیوں کی گنجائش، خوبصورت قالینوں سے مزین، یہ قالین آئے کہاں سے؟ بہت دور سے سمندروں پرے اڑتے ہوئے، ایک محترم دوست کی محبت سے رچے بسے۔ سبز بھی اور سلیٹی بھی۔ خوبصورت بھی اور دبیز بھی۔ Main ہال کچھ ایسی فضا پیدا کرتے ہوئے کہ سر اللہ کے حضور جھک جائیں۔ حاضرین کی زبانوں پہ اللہ کی حمد۔ لب درود پڑھتے ہوئے، ہولے ہولے ہلتے ہوئے محراب سادہ لیکن اس میں خلیفہ وقت کھڑے ہو جائیں تو ایک نور ہر طرف پھیل جائے اور جب وہ مبارک لب ہلیں تو ایک حمد و سرور کی کیفیت پھیلتی جائے۔ چہرے بشاش، دل مسرور۔

ہم نے بیت میں تقریباً چار ہزار افراد کی گنجائش کی بات کی۔ مگر افتتاحی تقریب میں تو تقریباً دس ہزار شامل ہوئے۔ مگر ان کے لئے بھی یہاں گنجائش موجود۔ ملحقہ ایک بہت بڑا طاہر ہال، پھر نور ہال، ناصر ہال، سب نمازیوں کے لئے اپنی اپنی آغوش وا کئے ہوئے اس لئے نہ پریشانی نہ دھکم پیل۔

مگر یہ صرف بیت ہی نہیں بلکہ ایک بہت بڑا کیمپس جس میں دفاتر کی ایک قطار بھی اور پھر سابقہ امیر یوکے کی یاد میں قائم آفتاب لائبریری بھی۔ کہیں کھانے کی میزیں بھی دعوت طعام دیتی ہوئی اور کہیں فرش پر لکیریں کھیلوں کی دعوت دیتے ہوئے۔ الغرض حمد و ثنا بھی، دفتری کام بھی، شمع نور بھی اور کھیل کے سامان بھی۔

بیت الفضل 1924ء میں وجود میں آئی۔ مگر اب وہ اپنی تنگ دامنی کی شکایت کر رہی ہے کیونکہ اللہ کے فضل سے وہ سفید پرندے جن کے پکڑے جانے کی مسیح الزمان نے نوید دی تھی، ان کی تعداد میں ترقی ہو رہی ہے اور پھر پاکستان سے ستائے ہوئے لوگ، انگلستان، جرمنی اور دوسرے ملکوں میں پناہ گزین، اپنے مرکز کی طرف بار بار رجوع کرتے ہوئے اس لئے بیت الفتوح کی افتتاحی تقریب میں یوں معلوم ہوتا تھا کہ احمدیوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ ایک جم غفیر، مگر عجز و نیاز سے سر جھکائے مرد و زن، بے شمار جگمگاتی ہوئی کاریں جن کے لئے مہمان نوازی کا ثبوت دیا ملحقہ کالج کی تین بڑی گراؤنڈوں نے، بڑے مہمان نواز ہمسائے مگر آج وہ ایک عجیب نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ اس جماعت میں فوج در فوج شامل ہونے والے لوگ ایک اور اللہ کے گھر کو آباد کر رہے ہیں۔ کالج کی گراؤنڈوں سے مرد بھی اور عورتیں بھی لمبی قطاروں میں بیت کا رخ کئے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔

مگر کتنے اچھے انتظامات گورنمنٹ کے، کہ سڑکوں پر پولیس کے افراد متعین تیز رفتار کاروں کو روکتے ہوئے اور پیدل چلنے والوں کو سڑک پار کرواتے ہوئے۔ مہمان اہم، ان کی سہولت مقدم، اتنے اچھے انتظام ہوں تو بغیر خوف و خطر، بغیر جھجک سڑک پار کی جا سکتی ہے۔ اور اس تقریب میں شامل ہونے والے بڑے سکون و اطمینان سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ طاہر ہال بھرتا چلا جا رہا ہے مختلف علاقوں کے امرا کا خیال بھی لازم ہے۔ انہیں بیت میں آگے جگہ دی جا رہی ہے۔ لیکن چند ہی قطاریں ان کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ باقی سب ہر پہلے آنے والے کے لئے بغیر کسی تحقیق کے موجود ہیں۔ بہت جگہ موجود جتنے سما سکتے ہیں اطمینان سے اندر آئیں۔ مگر آج یہ وسیع و عریض بیت، یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت چھوٹی پڑ رہی ہے نمازی بہت مگر یہاں بھی تنگ دامنی کی صورت۔ مگر نہیں طاہر ہال پاس ہی موجود، مہمان نوازی کے بازو وا کئے ہوئے۔ سو باقی سب حضرات اس میں سما گئے۔

بیت میں لوگ جمع ہو گئے۔ ٹیلی ویژن کیمروں نے اپنا کام شروع کیا۔ امام صاحب تشریف لائے، انہوں نے یاد دلایا کہ بیت میں تسبیح و درود پڑھا جائے۔ ملاقاتیں بعد میں ہو سکتی ہیں۔ خاموشی چھا گئی لب ہلنے لگے۔ دعائیں بلند ہونے لگیں۔ مگر بات ہو رہی تھی افتتاحی تقریب کی۔ یہ افتتاحی تقریب تھی کیا؟ کیا جھنڈے لہرائے گئے، کیا نظمیں پڑھی گئیں۔ کیا نعرے بلند ہوئے؟ کیا مہمان خصوصی کو لمبے ہار پہنائے گئے؟ نہیں کچھ بھی ایسا نہیں ہوا۔ یہ افتتاح نرالا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ وہی سفید پگڑی، وہی پرنور چہرہ، وہی لبوں پر ہلکا تبسم، کھڑے ہو کے استقبال کرنے کی اجازت نہیں۔ امام وقت خاموشی سے محراب میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اللہ اکبر کی صدا بلند کی جاتی ہے۔ خطبہ مسنونہ پڑھتے ہیں اور پھر اردو میں خطبہ جمعہ ارشاد ہوتا ہے۔ بیت کی تعمیر کا ذکر ہوتا ہے، کیسے بنی؟ کب بنی؟ کس کس نے بنوانے میں حصہ لیا؟ پھر ارشاد ہوتا ہے بیت تب بیت بنتی ہے جب وہ آباد رہے۔ نمازیں پڑھی جاتی رہیں۔ باجماعت پڑھی جائیں ذوق و شوق سے ادا ہوں۔ ان میں ہر دم اللہ کا ذکر بلند ہوتا رہے۔ تلقین کی جا رہی ہے اللہ کے حضور جھکنے کی۔ مل کر سر نیاز تسلیم کرنے کی، لب پہ دعائیں اور سینے میں محبت الٰہی کی جوت جگانے کی، اللہ کے گھر کو آباد رکھنے کی۔ کلام امام کے بعد نماز ادا ہوئی۔ تقریباً دس ہزار سر اللہ کے حضور جھک گئے۔ امام وقت کے ارشادات پہ صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کے لئے دعائیں ہوئیں اور اس بہت ہی حسین، بہت ہی خوبصورت، بہت ہی بڑے گنبد سے ٹکراتی ہوئی سوئے آسمان اٹھ گئیں۔ یہ گنبد بھی تو گنبد افلاک کا ایک پرتو ہی ہے اس گنبد نے کوئی چار ہزار انسانوں کے لبوں سے نکلتی ہوئی دعائیں سنیں۔ یقیناً ایسے افتتاح نے اسے بھی نرالی خوشی بخشی ہو گی، کتنی شاندار بیت اور کیا خوبصورت افتتاحی تقریب۔ بہت سادہ مگر بہت ہی روح پرور

نماز ادا ہوئی مہمان مارکیوں کی طرف بڑھے جہاں دعوت فکر و خیال بھی اور دعوت طعام بھی۔ یہاں بھی حضرت مسیح موعود کا ایک نیا لنگر دعوت کا اہتمام کر رہا ہے۔ لاہور میں ایک دانشور نے اپنی ایک بات چیت میں لنگروں کی روایت قدرے ماند پڑ جانے کا ذکر کیا تو خاکسار نے انہیں اطلاع دی کہ یہ روایت تو اب جماعت کے دم سے اتنی عام ہو چکی ہے کہ دن بدن جماعتی لنگروں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

بڑے اعلیٰ قسم کے لنگر جن میں اللہ کی دی ہوئی بے شمار نعمتیں پیش کی جاتی ہیں۔ بہرحال یہ مسیح الزمان کا انگلستان کا ایک نیا لنگر تھا جس سے تقریباً دس ہزار مہمان ایک روحانی مائدہ کے بعد غذائی فائدے سے مستفید ہو رہے تھے۔ کچھ مارکی میں کھڑے نان اور سالن کا لطف اٹھا رہے تھے تو کچھ بڑے سے لان میں دھوپ بھی تاپ رہے تھے اور آلو گوشت کے مزے بھی لے رہے تھے۔ اس کے بعد پھر وہی پولیس کے شاندار انتظامات، جن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بڑے اور چھوٹے کار پارکوں کی طرف رواں۔ پرانے دوستوں سے ملاقات بھی ہو رہی ہے اور نئے دوستوں سے شناسائی بھی۔ محبت و پیار کی باتیں اور مزید ملاقاتوں کے پروگرام۔ دور دور سے آنے والے بہت مسرور کہ حضرت مسرور کی امامت میں نماز ادا ہوئی۔ افتتاح میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یورپ کی بہت بڑی بیت میں سب کے ساتھ مل کر سجدہ شکر ادا کرنے کی توفیق ملی۔ آسمان نے بھی یہ محبت و پیار کے نظارے دیکھے۔ ہلکی ٹھنڈی ہوا پہ محبت کی گرم جوشیاں اثر انداز ہوئیں۔ موسم میں ایک نکھار آ گیا۔ ہر سو خوشی کی برسات ہوتے ہوئے معلوم دی۔ مگر وقت رخصت آ گیا۔ مہمان ایک دوسرے کو خدا حافظ کہنے لگے۔ مگر رخصت ہوتے ہوئے بھی ان کی نگاہیں جمی رہیں۔ ان اللہ کی طرف اٹھتی ہوئی انگلیوں کی طرف، جو اپنا سبق دہراتی رہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ آؤ کہ قلوب کو طمانیت یہیں ملے گی۔ بیت کا یہ پیغام دل کی گہرائیوں تک اتر گیا۔

یہ تو تھا مختصر سال حال اس تقریب کا جسے بیت الفتوح کی افتتاحی تقریب قرار دیا گیا۔ لیکن ایک بار پھر ذکر ہو جائے لندن کے اخبار ٹائمنز کا جس نے بیت کے گنبد کی خوبصورت تصویر بھی دی۔ اور تقریب کا ذکر بھی کیا، مگر اپنے انداز میں خوبصورت چیزوں کو دیکھ کر بعض آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ (مگر یہ اخبار کی بات نہیں ہو رہی) بعض 'مہربانوں' کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ دھول اڑائی جائے۔ چمک دمک پہ مٹی ڈالی جائے اور کچھ ایسا ہی ذکر اس اخبار کو بھی اس لئے کرنا پڑا کہ کوئی صاحب کچھ ایسا ہی اظہار خیال کر چکے تھے۔ ان صاحب کے خیال کے مطابق یہ تو .... ہی نہیں اور ہو کیسے سکتی ہے جس کہ بنانے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کون کسے روک سکتا ہے اپنے خیال کے اظہار سے اور اخبار نے محض اپنا فرض نبھایا لیکن منفی بات کا بھی نتیجہ مثبت نکلا۔ یعنی اس تقریب کو اور اس بیت کو پبلسٹی ملی۔ پھر ٹائمنز کو یہ بھی کریڈٹ جاتا ہے کہ جب یہ ذکر چھیڑا تو ساتھ ہی احمدیت کا اچھا خاصا تعارف بھی کروا دیا۔ اور جب اخبار کی درج کردہ بات کہہ دی گئی تو نامناسب ہوگا کہ مثبت بات کا اظہار نہ کیا جائے۔ اخبار نے جماعت احمدیہ انگلستان کے امیر محترم سے انٹرویو کی تفصیل بھی دی۔ جس میں انہوں نے واضح کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو مسلمان کہنے یا نہ کہنے کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

اخبار نے یہ بھی لکھا کہ احمدیت نامساعد حالات کے باوجود 174 ممالک تک پھیل چکی ہے۔ انگلستان میں ہی چالیس ہزار احمدی ہوں گے۔ صدر صاحب کی وضاحت بھی بیان ہوئی کہ جہاد دہشت گردی نہیں بلکہ اصل جہاد جہاد بالنفس ہے۔ اخبار نے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی بھی مختصر بات کی۔ ہمیں اخبار ٹائمنز کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ اس نے، بقول اس کے، 15 ملین پونڈ سے بنی ہوئی مغربی یورپ کی سب سے بڑی بیت کا بھرپور تعارف کروایا۔ اور شکریہ ادا کرنا چاہئے ان دوستوں کا بھی جنہوں نے اس شاہکار کو شاہکار بنانے میں مدد کی۔ خاکسار نے دیکھا کہ افتتاح سے ایک روز قبل خدام بھی اور انصار بھی لگے ہوئے تھے قالین پیوست کرنے، صفائی کرنے، چھوٹی بڑی کمیوں کو دور کرنے، نہ جانے وہ کتنی رات گئے تک یہ کام کرتے رہے ہوں گے۔ کہ صبح مہمانوں کو کوئی سقم نظر نہ آئے اور کہیں نظر نہ آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی ان سب کام کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان میں کئی تھے جو اس کی روح رواں کہلا سکتے تھے۔ لیکن اصل روح جو پھونکی گئی وہ حضرت امام کے الفاظ سے تھی، ان کے عالمانہ خطبہ سے تھی۔ ان کے بیوت الذکر کو آباد رکھنے کے ارشادات سے تھی۔ ان کی آمد سے یوں محسوس ہوا کہ اس عمارت کی شان و شوکت وسعت و بلندی کے باوجود جو ایک خلا سا محسوس ہو رہا تھا، وہ پر ہو گیا ہاں ایک کسک بھی محسوس ہوئی ایک کمی بھی ان کی جنہوں نے سنگ بنیاد رکھا۔ آنکھیں اس پرنور چہرہ کو ڈھونڈتی رہیں مگر وہ تو بہت دور جا چکے تھے۔ بہرحال اس پتھر اور سیمنٹ کی بے جان سی عمارت میں روح پھونکی گئی۔ حضرت امام آئے تو ماحول ہی بدل گیا۔ وہ گویا ہوئے تو باتیں روح کی گہرائیوں تک اتر گئیں۔ ایک روح پرور نظارہ، ایک انقلاب، ایک تطمئن القلوب کی کیفیت۔

اس عمارت کو یہ خوش قسمتی نصیب ہوئی کہ بنیاد رکھنے والا ہاتھ بھی ایک متقی کا اور سب سے پہلے جھکنے والا سر بھی ایک اور متقی کا، سو ایک نہیں بلکہ دو انتہائی نیک انسانوں نے اس اللہ کے گھر کی بنیاد رکھی۔ ایک قابل ذکر بات یہ کہ شاید ہی کوئی اور بیت ہو جس میں پہلے روز ہی اتنے بہت سے سر اللہ کے حضور جھک گئے ہوں۔ اللہ کرے یہ بیت آباد رہے۔ اور اپنے نام کی مناسبت سے فتوحات کا سلسلہ شروع کرنے میں ممد ہو۔ دلوں کو فتح کرنے کے شاندار دور کا آغاز ہو اللہ تعالیٰ کی حمد کی صدائیں بلند ہوں۔ اندھیرے روشنیوں میں بدلیں اور ایک نئے باب کا آغاز ہو۔ اللہ ایسا ہی کرے۔

> ✿ اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ یہ اگلی نسلوں کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دینے لگے۔
> (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ شمس الدین خان صاحب مرحوم

اک نفس مطمئنہ

ہمارے بہت ہی پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ وابستہ تمام یادیں آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی طرح چل رہی ہیں مجھے آج بھی وہ دن یاد ہے جب میں نے آپ کی پرنور ہستی کو پہلی بار دیکھا تھا۔ ہم پشاور کی ممبرات لجنہ اجتماع پر ربوہ گئی تھیں تو محترمہ امۃ الشافی سیال صاحبہ ہمیں حضور پرنور کے گھر لے گئیں حضور اس وقت میاں طاہر تھے۔ میری چھوٹی بیٹی ہما بھی ساتھ تھی۔ ہم ایک کمرے میں بیٹھ گئے کہ اچانک حضور کا مسکراتا چہرہ نظر آیا۔ آپ نے السلام علیکم کہا اور بیٹھ گئے اور امۃ الشافی صاحبہ سے فرمایا کہ ان مہمانوں کا تعارف کروائیں جب امۃ الشافی صاحبہ نے میرا تعارف کروایا کہ یہ صوبائی امیر شمس الدین خان کی بیگم ہیں تو حضور فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بہت زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا۔ اور میری بیٹی ہما کو کہا کہ جا کر میری بیٹیوں کے ساتھ کھیلو۔ پھر حضور خود کچن گئے فروٹ لے کر آئے اور انار کے دانے نکال نکال کر ہمیں پیش کرتے رہے پھر ڈرائی فروٹ لے کر آئے وہ پیش کیا پھر آئس کریم سے ہماری تواضع کی ابھی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ حضور خود کچن گئے لوازمات کے ساتھ چائے لے کر آئے۔ خود چائے بنائی اور ہمیں پیش کی۔ اس کے بعد اپنی بیگم صاحبہ کو آواز دی کہ آصفہ بیگم آپ بھی آ جائیں اور یوں میں آپ کی خوبصورت یادیں لے کر آپ کے گھر سے واپس آئی۔

1982ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کا تاج پہنایا اور آپ ہر احمدی کے دل کی دھڑکن بن گئے خوش قسمتی سے ان دنوں میری بیٹی نصرت جہاں اور داماد ڈاکٹر محمد علی خان سرگودھا میں تھے اور یوں حضور پرنور سے ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا جب ملاقات کے لئے جاتے تو ضرور چائے پلاتے اور تواضع کرتے۔ ایک دفعہ میرے داماد سے پوچھا کہ کھانا کھایا ہے کہ نہیں اس نے کہا کہ نہیں تو سرائے محبت کے باورچی کو بلا کر فرمایا کہ ان کے لئے کھانا تیار کریں لیکن پٹھان مرچ کم کھاتے ہیں اس لئے مرچ کھانے میں نہ ڈالیں اور حضور کے حکم سے ہمارے لئے کھانا تیار ہوا اور ہم نے بڑے مزے سے کھایا۔

1987ء میں جلسہ سالانہ لندن کے موقعہ پر میں لندن گئی اور حضور انور سے ملاقات کے سامان ہو گئے آپ سے ملاقات کر کے دل کو بہت خوشی اور تسکین ملی۔ ملاقات کے وقت میں نے حضور انور سے عرض کی میری چھ بیٹیاں ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ چھ پین لیں آپ کے دامادوں کے لئے ہیں اور جیب سے رومال نکال کر مجھے تبرک کے طور پر دیا۔ سب بچوں کا حال احوال پوچھا اور دعائیں دیں۔

1990ء میں میں نے قادیان جانے کا ارادہ کیا تھا لیکن ویزہ نہ لگ سکا اس کے بعد میں نے قادیان جانے کے لئے بہت زیادہ دعائیں کیں تو میں نے خواب میں دیکھا کہ بہت سی خواتین قطار میں کسی کے ساتھ ملاقات کرنے کے لئے جا رہی ہیں اور میں بھی اس قطار میں کھڑی ہوں کسی نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر قطار سے نکال دیا کہ آپ کی خاص ملاقات ہوگی۔ اور اس طرح اگلے سال 1991ء میں مجھے قادیان دارالامان جانے کی سعادت نصیب ہوئی اور اسی سال ہمارے پیارے حضور بھی قادیان تشریف لائے حضور پرنور بیت مبارک میں لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمانے تشریف لائے تو حضور کے دائیں طرف کھڑے ہونے کی سعادت میرے حصے میں آئی۔ یہ حضرت چھوٹی آپا کی مہربانی تھی۔

حضرت چھوٹی آپا صاحبہ نے مجھے فرمایا کہ آپ حضور کی کرسی کے دائیں جانب کھڑی رہیں اور یوں مجھے اپنے محبوب آقا کے قریب ہونے کا موقع ملا حضور نے پیچھے مڑ کر مجھے دیکھا اور فرمایا آپ بھی آئی ہیں اور پھر پوچھا پشاور سے کتنے لوگ آئے ہیں میں نے بتایا کہ اٹھہتر (78) افراد آئے ہیں اور پھر میرے بچوں کا حال پوچھا اور میرے چھوٹے بیٹے طارق کا خاص طور پر پوچھا کہ اس کا کیا حال ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرا خواب سچا کر دکھایا۔ اور میری سپیشل ملاقات ہو گئی۔ پھر ہمارے پیارے آقا نے عورتوں سے خطاب فرمایا اور قرآن مجید اور اس کا ترجمہ پڑھنے پر زور دیا۔ نماز پڑھنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ بچوں کو بچپن سے نماز کا عادی بنائیں اور بہت زریں نصائح فرمائیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک زبردست شخصیت کے مالک تھے وہ علم کا ایک عمیق سمندر تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو بے پناہ صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں حضور کی پرجوش تقریریں اور معلومات سن کر انسان حیران رہ جاتا ہے ایک دفعہ حضور (خلافت سے پہلے) پشاور تشریف لائے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی اس محفل میں بہت سے غیر از جماعت احباب شامل ہوئے۔ جن میں ایک بریگیڈئر بھی شامل تھے۔ وہ حضور کی شخصیت اور عالمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ میں اپنی زندگی میں کبھی کسی شخص سے متاثر نہیں ہوا یہ پہلا شخص ہے جس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں اور جب مرزا طاہر احمد دوبارہ تشریف لائیں تو مجھے ضرور بلوائیں ہمارے پیارے اور محبوب آقا کی بے پناہ محبتوں اور چاہتوں کا احاطہ کرنا بے حد مشکل ہے۔

ایٹم کا تعارف اور اس سے توانائی حاصل کرنے کے طریقے

ایٹم کو تقسیم کرنے کی صلاحیت نے انسان کو بہتری کی نئی راہوں سے متعارف کروایا ہے

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

پرانے زمانے میں سائنسدان یہ جانتے تھے کہ اس کائنات میں پایا جانے والا ہر قسم کا مادہ ایٹموں سے مل کر بنا ہے اور یہ کہ ایٹم انتہائی چھوٹے سائز کا گول شکل کا ذرہ ہوتا ہے لیکن ان کا یہ بھی خیال تھا کہ ایٹم مادہ کا وہ بنیادی ذرہ ہے جس کو آگے توڑا یا تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ بعد کی لمبی اور مشکل تحقیقات کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی کہ ایٹم بذات خود اور چھوٹے ذرات سے مل کر بنا ہوا ہے اور ان چھوٹے ذرات کو علیحدہ کر کے ایٹم کو توڑا جا سکتا ہے۔ اس کائنات کے سب سے چھوٹے ذرہ یعنی ایٹم کو اپنی ساخت میں کائنات کے سب سے بڑے اجرام فلکی یعنی نظام شمسی سے اتنی گہری مماثلت ہے کہ صاف نظر آتا ہے کہ کسی خالق نے خاص طور پر وحدانیت کے تصور کے گرد اس کائنات کو پیدا کیا ہے جس طرح مرکز میں سورج ہے اور اس کے گرد سیارے گردش کرتے ہیں یا سورج اپنے سیاروں کی فیملی کے ہمراہ کہکشاں کے گرد گردش کرتے ہیں اور بڑی کہکشاؤں کے گرد چھوٹی کہکشائیں گردش کرتی ہیں۔ علیٰ حذا القیاس۔ اور اس طرح بالآخر یہ تمام کائنات ایک مرکز کے گرد گردش کرتے ہوئے وحدت کی لڑی میں پروئی جاتی ہے اسی طرح ایٹم کے مرکز میں پروٹان اور نیوٹران کے باہم متصل ہونے کا ایک مرکز ہے اور اس مرکز کے گرد الیکٹران گردش کر رہے ہیں۔ دنیا کی ہر چیز خواہ وہ ٹھوس شکل کی ہو مائع یا گیس ہو ان ایٹموں سے مل کر بنی ہوئی ہے اور اوپر سے وہ چیز ساکن نظر آنے کے باوجود اس کا ہر ہر ایٹم اس قدر تیز رفتاری سے الیکٹران کی گردش کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے کہ ہم اس تیز رفتار کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جس طرح کوئی ایگزاسٹ فین انتہائی تیزی سے چل رہا ہو تو اس کے پر کسی ٹھوس چیز کو آر پار نہیں گزرنے دیتے۔ یوں لگتا ہے کہ وہ ساری گولائی میں ہر جگہ موجود ہیں۔ الیکٹران اس سے لاکھوں گنا تیزی سے چکر لگا کر گویا ایٹم کے مرکز کو ناقابل گزر بنا رہے ہیں اور اسی وجہ سے ایٹم کو توڑنا مشکل ہے ایک اور مماثلت جو ایٹم کو نظام شمسی سے ہے وہ اس کے اندر کا خلا ہے جس طرح مرکز میں سورج واقع ہے اور اس سے کروڑوں میل کے فاصلے پر باری باری نو سیارے اس کے گرد گردش کر رہے ہیں حتیٰ کہ سب سے آخری سیارے پلوٹو کا ج ے فاصلہ اربوں میل کا ہے تو گویا سورج اور سیاروں کے درمیان اربوں میل کے دائرہ میں بس یہ تو ٹھوس سیارے ہیں باقی سب خلا ہی خلا ہے بالکل اسی طرح ایٹم اگرچہ ہمیں بہت چھوٹا سا ذرہ لگتا ہے لیکن اس کا پروٹان اور نیوٹران کا متصل مرکزہ اس قدر مزید چھوٹا ہے جیسے اربوں میل کے دائرہ میں سورج کا چند لاکھ میل کے قطر کا سائز۔ اور اس مرکز کے سورج کے گرد گردش کرنے والے سیاروں کی طرح الیکٹران اپنے سائز میں پروٹان او رنیوٹران سے بھی 1837 واں حصہ چھوٹے ہیں۔ یا یوں سمجھیں کہ کئی میل کے وسیع دائرہ کے مرکز میں پروٹان اور نیوٹران کا متصل گچھا فٹ بال کے سائز کا پڑا ہوا ہے اور اس دائرہ کی بیرونی دیوار کے ساتھ ساتھ شیشے کی گولیوں کے سائز کے الیکٹران تیزی سے گردش کر رہے ہیں باقی سب خلا ہی خلا ہے۔ گویا اس کائنات میں مادہ کی مقدار خلا کے مقابل پر نہ ہونے کے برابر ہے اور جس طرح پنجوائی ہوئی روئی کے بڑے ڈھیر کو دبا کر چھوٹا سا کیا جا سکتا ہے اس دنیا جہان کی ہر چیز کو دبا کر اس سے لاکھوں گنا چھوٹے سائز میں تبدیل کیا جا سکتا ہے یعنی اس کے ایٹموں کی اندرونی جگہیں دب کر چھوٹی سے چھوٹی ہوتی چلی جائیں گی لیکن اس چیز کا وزن پورا برقرار رہے گا تو اس طرح ایک انچ کے مکعب ٹکڑے کا وزن بڑے سائز کے ایک مکان کے برابر ہو سکتا ہے! جیسا کہ آسمانوں کی وسعتوں میں پائے جانے والے بلیک ہول کی شدید کشش ثقل کے دباؤ کے تحت اس کے اندرونی مواد کی کیفیت ہے۔

مالیکیول اور ایٹم

فرض کریں کہ ہم گڑ کی ایک چھوٹی سی ڈھیلی لیتے ہیں اور اس کو ایک سے دو ،دو سے چار حصوں میں تقسیم کرنے لگتے ہیں۔ ہزاروں لاکھوں بار ایسا کرنے کے بعد بالآخر ہم اس سٹیج پر پہنچ جاتے ہیں کہ اس ڈھیلی کے ذرات اتنے چھوٹے ہو جاتے ہیں کہ اب ان میں سے کسی کو آگے دو حصوں میں تقسیم کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اگرچہ اب وہ ذرات اتنے چھوٹے ہو چکے ہیں کہ ہمیں نظر بھی نہیں آتے لیکن فرض کریں کہ اس ناقابل تقسیم ذرہ کو جسے اب مالیکیول کہیں گے کسی طرح پھر آگے تقسیم کریں تو وہ ذرہ اب آگے دو نہیں بلکہ 45 حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ یہ حصے ایٹم ہیں شکر کے ایک مالیکیول میں کاربن کے بارہ ایٹم، ہائیڈروجن کے 22 ایٹم اور آکسیجن کے گیارہ ایٹم ہوتے ہیں۔ اب ہمارے پاس شکر موجود نہیں رہی بلکہ اس کے وہ ایٹم آگئے ہیں جن کے ایک خاص مقدار میں باہم ملنے سے شکر بنتی ہے اگر اسی طرح ہم پانی کے ایک مالیکیول کو تقسیم کریں تو ہمیں تین عدد ایٹم دستیاب ہوں گے۔ دو ہائیڈروجن کے اور ایک آکسیجن کا۔ جس طرح مختلف چیزوں کے بننے کے لئے مختلف ایٹم مختلف تعداد میں باہم ملتے ہیں۔ اسی طرح مختلف ایٹموں کے اندر مختلف تعداد میں پروٹان اور الیکٹران پائے جاتے ہیں اور تعداد کے اسی فرق کی وجہ سے مختلف عناصر وجود میں آتے ہیں۔ مثلاً اگر ایٹم کے اندر صرف ایک پروٹان اور ایک الیکٹران ہو تو اس سے ہائیڈروجن گیس بنے گی۔ اگر دو دو پروٹان اور الیکٹران ہوں تو ہیلیم گیس اور اگر تین تین ہوں تو لیتھیم بنے گی قدرتی طور پر کل 90 عناصر پائے جاتے ہیں ان کے علاوہ بعض عناصر میں پروٹان اور الیکٹران کا اضافہ کر کے کچھ نئے عناصر بھی بنائے گئے ہیں جتنی زیادہ تعداد میں یہ پروٹان اور الیکٹران ہوں گے اسی قدر وہ عنصر ایٹمی طاقت پیدا کرنے کے لئے موزوں ہوگا۔ مثلاً مصنوعی طور پر ایٹمی عمل کے ساتھ ایک نیا عنصر تیار کیا گیا ہے جس کا نام ہے لارنسیم Lawrencium اس میں 103 پروٹان اور 103 الیکٹران پائے جاتے ہیں عام طور پر قدرتی طور پر پائی جانے والی ہر چیز میں، پروٹان اور الیکٹران کی تعداد یکساں ہوتی ہے پروٹان بجلی کی مثبت اور الیکٹران منفی طاقت کے حامل ہوتے ہیں اور دونوں کی تعداد یکساں ہونے کے نتیجہ میں ہر قدرتی چیز غیر جانبدار یا نیوٹرل حالت میں ہوتی ہے یعنی اس میں مثبت یا منفی بجلی نہیں پائی جاتی لیکن اگر کسی وجہ سے کسی عنصر میں ایک یا زیادہ مزید الیکٹران باہر سے داخل ہو جائیں تو اس چیز میں منفی بجلی اور اگر کوئی الیکٹران نکل جائے تو پروٹان کی تعداد زیادہ ہو جانے کی وجہ سے مثبت بجلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ عام طور پر دنیا میں یہ آفاقی قانون کام کرتا ہے کہ جتنا زیادہ بلندی پر جاؤ گے ٹھنڈک بڑھتی جائے گی، پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور اوپر خلا میں شدید سردی ہوتی ہے لیکن جب ہم زمین سے 240 کلومیٹر کی بلندی پر جاتے ہیں تو فضا کا وہ حصہ آجاتا ہے جسے Ionosphere کہتے ہیں فضا کی حفاظتی چادر نہ ہونے کی وجہ سے یہاں سورج کی تابکاری شعاعیں فضائی ذرات میں براہ راست داخل ہو کر انہیں Ionize کر دیتی ہیں یعنی ان میں بجلی کے مثبت یا منفی چارج پیدا کر دیتی ہیں اور اس عمل سے اتنی شدید حرارت پیدا ہوتی ہے کہ اس علاقہ میں درجہ حرارت 1650 سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے یعنی سٹیل مل کی اندرونی بھٹی سے بھی زیادہ۔ تو اس طرح پر ایٹم کے مرکز میں پروٹان مثبت یا منفی چارج کے حامل الیکٹران اس ایٹم کو نیوٹرل رکھتے ہیں یعنی اس میں بجلی کا کوئی مثبت یا منفی چارج موجود نہیں ہوتا اور الیکٹران اپنی شدید تیز گردش کے زیر اثر پیدا ہونے والی centrifugal طاقت کے نتیجہ میں ایٹم سے باہر نکل جانے سے انہی پروٹان کی وجہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

ایٹم اور تابکاری

قدرتی طور پر بعض ایسے عناصر یا دھاتیں موجود ہیں جن میں خود بخود تابکاری پیدا ہوتی رہتی ہے ایٹم کے مرکزہ کے اندر ایسی تبدیلی کے پیدا ہونے کے نتیجہ میں جس میں پروٹان یا الیکٹران کے کسی وجہ سے باہر نکل جانے کی وجہ سے اس میں ان دونوں پارٹیکلز کی تعداد برابر نہ رہنے سے اس ایٹم میں مثبت یا منفی بجلی کا چارج پیدا ہو جائے تو اس سے تابکاری پیدا ہوتی ہے جو در اصل تین قسم کی شعاعیں خارج ہونے کا نام ہے یعنی الفا، بیٹا اور گاما شعاعیں۔ الفا شعاعیں سب سے کمزور ہوتی ہیں اور چند انچ موٹی کاغذ یا ہوا کی حفاظتی چادر سے بھی ان سے بچا جا سکتا ہے۔ بیٹا شعاعیں زیادہ طاقتور ہوتی ہیں اور ان سے محفوظ رہنے کے لئے چند گز موٹی ہوا کی تہہ یا پتلی دھات کی شیٹ یا موٹے کارڈ بورڈ کی شیٹ کافی ہوتی ہے لیکن گاما شعاعیں ایکسریز کی طرح بہت گہری سرائت کرنے والی طاقتور تابکاری کی لہریں ہیں جو حیواناتی اور نباتاتی زندگی کے لئے مہلک ہیں اور ان سے بچنے کے لئے کئی انچ موٹی دھاتی شیٹ کسی حد تک کام دے سکتی ہے۔ اس لحاظ سے تابکاری مادے اگرچہ ایک حد تک نقصان دہ ہیں لیکن ان سے پیدا کی گئی طاقت اس قدر زیادہ ہوتی ہے اور اس سے اتنے بڑے بڑے کام لئے جا رہے ہیں کہ یہ تابکاری انسان کے لئے بہت بڑی رحمت بن گئی ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے ایٹم بموں کی طرح اگر یہ تابکاری بے محابا اور بے قابو حالت میں کھلی چھوڑ دی جائے تو کسی وحشی دیو کی طرح بے تحاشا تباہی و بربادی مچاتی پھرے گی لیکن اگر اسے الہ دین کے لیمپ کے جن کی طرح قابو میں رکھا جائے تو اس سے بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے ایسے ایسے کام لئے جا سکتے ہیں جو ہمارے وہم و گمان سے بھی بالا ہیں مثلاً یورینیم کے ایک کلوگرام کے ٹکڑے سے اتنی توانائی پیدا ہوتی ہے جس کے لئے تیس لاکھ کلوگرام کوئلہ درکار ہے۔ بالفاظ دیگر یہ ایٹمی جن آناً فاناً اس عظیم الشان محل کو ہمارے لئے تیار کر سکتا ہے جس کے لئے بہت بڑی تعداد میں آدمیوں کی شب و روز کی لمبے عرصے کی محنت درکار ہوگی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ کوئی چیز اپنی ذات میں نہ اچھی ہے نہ بری۔ یہ تو اس کا استعمال ہے جو اسے اچھا یا برا بنا دیتا ہے اب ایٹمی آبدوز کو ہی لیں۔ قطب شمالی کی کئی فٹ موٹی برف کی تہہ کے نیچے سمندروں میں دنیا جہان سے پوشیدہ

امریکہ اور دیگر ممالک کی آبدوزیں چھ چھ ماہ تک زیر آب رہتے ہوئے سمندروں کی دنیا پر تحقیقاتی کام کرتی رہتی ہیں جس سے بنی نوع انسان کے علم میں بے پناہ اضافہ ہو کر اس کی بہبود کیلئے نئے نئے افق ظاہر ہوتے رہتے ہیں یہ آبدوزیں اپنے عملہ کے لئے ہوا خود ہی تیار کرتی ہیں اور خوراک کے لئے انہیں بیرونی ذرائع کی احتیاج نہیں۔ خود دوسروں کی آنکھ سے محفوظ لیکن اپنے سوز سسٹم کی بدولت دوسری ہر قسم کی سمندری ٹریفک پر نگاہ رکھے ہوئے جب چاہیں یہ دشمن پر قیامت برپا کر سکتی ہیں ابھی ماضی قریب میں ہی روس کی ایک آبدوز گہرے سمندر میں غرق ہو گئی تھی جس کا بسیار تحقیقاتی کوششوں کے باوجود آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ اسے کیا ہوا۔ بس یہ بتایا گیا کہ کچھ عرصہ قبل ایک امریکی آبدوز کو اس علاقہ میں دیکھا گیا تھا۔ نہ جانے کہاں سے داغے گئے کسی تارپیڈو نے اپنا کام کر دکھایا۔ اور ویسے بھی تو نئے نئے اسلحہ کے بنانے کے بعد اسے ٹیسٹ کرنے کی ضرورت تو ہوتی ہی ہے نا۔ تو بچوں بیچ ایسی شرارتیں بھی ہوتی رہتی ہیں جن کی وجوہات کا کسی طرح علم ہی نہیں ہو سکتا۔ تو اس طرح اگر ایٹمی توانائی سے تباہی کا کام نہ لیا جائے اور صرف تعمیری کاموں کے لئے اسے استعمال کیا جائے تو بلاشبہ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

ایٹم سے توانائی کیسے پیدا کی جاتی ہے

جب کسی تابکاری پیدا کرنے والے مادہ مثلاً یورینیم یا پلوٹونیم کے ایٹم پر کسی تابکاری مادہ کے ایٹم کے نیوٹران کی بمباری کی جاتی ہے یعنی انتہائی تیز رفتار سے وہ اس ایٹم کے مرکز سے ٹکراتے ہیں تو اس ایٹم کے بیرونی گردش کرنے والے الیکٹران کا حصار ٹوٹ جاتا ہے جس سے وہ ایٹم دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اس عمل کو فشن Fission کہا جاتا ہے لیکن یہ دو حصے مجموعی طور پر پہلے والے ایک حصہ کی نسبت چھوٹے ہوتے ہیں یعنی ان کا وزن اس ایک حصہ سے کم ہوتا ہے۔ جتنا وزن کم ہوتا ہے یعنی مادہ فنا ہوتا ہے وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے جو بے تحاشا زیادہ ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ ایٹم کے مرکز کے ٹوٹنے کے نتیجہ میں وہاں سے کچھ نیوٹران آزاد ہو کر باہر کی طرف لپکتے ہیں اور ہر آزاد ہونے والا نیوٹران اپنے قریبی ایٹم سے ٹکرا کر اسے دو حصوں میں پھاڑ کر مزید توانائی پیدا کرنے اور مزید نیوٹران کو آزاد کرنے کا باعث بنتا ہے اس عمل کو چین ری ایکشن Chain Reaction کہا جاتا ہے تو اس طرح ان گنت ایٹموں کے ٹوٹنے کے نتیجہ میں بے تحاشا توانائی پیدا ہوتی ہے لیکن کچھ عرصہ بعد یہ عمل کم ہوتے ہوتے آخر کار ختم ہو جاتا ہے اور یوں ایک ایٹم بم میں یا کسی بھی تابکاری عمل میں یورینیم کا بہت محدود سا حصہ ہی استعمال ہوتا ہے باقی بہت سا حصہ بطور تابکاری فضلہ کے بچ رہتا ہے جس کو ٹھکانے لگانا بذات خود بہت بڑا مسئلہ بن چکا ہے اگر پورے کا پورا ایٹم کا ایندھن استعمال ہو جائے تو کئی گنا زیادہ توانائی پیدا ہونے لگے لیکن سر دست ایسا ممکن نہیں ہے ایٹمی ری ایکٹر میں جو یورینیم توانائی پیدا کرنے کے عمل سے گزرتا ہے وہ توانائی ایٹم بم کی طرح آزاد نہیں ہوتی بلکہ کنٹرول کے اندر رکھی جاتی ہے یورینیم کے علاوہ پلوٹونیم اور تھوریم بھی اس مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں یورینیم قدرتی طور پر بطور معدن کے زمین سے نکالا جاتا ہے جب کہ پلوٹونیم اور تھوریم ایٹمی عمل کے ذریعہ سے اس سے آگے پیدا کئے جاتے ہیں زمین میں سے حاصل ہونے والا یورینیم بہت محنت طلب اور مہنگا پڑتا ہے بہترین کانوں میں بھی ایک ٹن وزنی پتھر میں سے بمشکل 4 گرام کے قریب یورینیم حاصل ہوتا ہے اور وہ بھی یورینیم 238 قسم ہے جب کہ ایٹمی عمل پیدا کرنے والا یورینیم 235 قسم کا ہونا چاہئے۔ قدرتی معدن کے مشکل سے حاصل ہونے والے یورینیم میں ہر 140 ایٹم میں سے صرف ایک ایٹم 235 ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں زمین سے دستیاب ہونے والے یورینیم کو 235 میں تبدیل کرنے کے لئے لمبی محنت درکار ہوتی ہے اور اس میں پھر آگے مزید ایٹمی تبدیلی کر کے پلوٹونیم تیار کیا جاتا ہے جس سے حاصل ہونے والی توانائی یورینیم کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے پلوٹونیم بم ایٹم بم سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ ایٹمی ری ایکٹر میں ایٹم کی توانائی کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ایک مادہ جس کو ماڈریٹر کہا جاتا ہے استعمال کیا جاتا ہے جو ایٹم سے خارج ہو کر چین ری ایکشن پیدا کرنے والے نیوٹران کی رفتار کو کم کر کے توانائی پیدا ہونے کے عمل کو قابل کنٹرول حد کے اندر رکھتا ہے توانائی کے اس عمل سے بے تحاشا حرارت پیدا ہوتی ہے جسے ایک بہت بڑے بوائلر میں بھاپ پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس بھاپ کے پریشر سے ٹربائن چلا کر جنریٹر کی مدد سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ اس توانائی سے سمندر کے پانی کو تازہ میٹھے پانی میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ دنیا کے صحراؤں کو نخلستانوں کا روپ دیا جا رہا ہے بڑے بڑے بحری جہازوں اور آبدوزوں کو اس سے چلایا جا رہا ہے۔ بہت سی خطرناک بیماریوں کا علاج۔ زیادہ اور بہتر اناج پیدا کرنے اور زمین کے اندر چھپے ہوئے تیل اور معدنیات کے خزانوں کو تلاش کرنے کے لئے اس توانائی سے کام لیا جا رہا ہے۔ دیر تک خوراک کو محفوظ رکھنے کی صلاحیت حاصل کر کے اس سے دنیا بھر سے بھوک کو ختم کیا جا رہا ہے۔ الغرض ایٹم کو توڑنے کی صلاحیت نے انسان کو مستقبل میں بے شمار نئے نئے طریقوں سے اس دنیا کو بہتر سے بہتر بنانے کے مواقع عطا کر دیئے ہیں بشرطیکہ انسان نیک نیتی سے اس کو صرف تعمیری کاموں کے لئے ہی استعمال کرنے کا عزم کرے۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق کردہ اس دنیا میں کیسے کیسے قوانین قدرت پوشیدہ ہیں۔ ایک سے بڑھ کر ایک انقلاب انگیز!

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35402 میں اعزاز احمد زبیر ولد سعادت احمد اشرف قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 8-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعزاز احمد زبیر ولد سعادت احمد اشرف بشیر آباد ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 رانا منیر احمد ولد ہدایت علی وصیت نمبر 25192 گواہ شد نمبر 2 سعادت احمد اشرف والد موصی

مسل نمبر 35403 میں طارق محمود ولد عبدالستار قوم بھٹی راجپوت پیشہ کاروبار عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان واقع بشیر آباد مالیتی -/225000 روپے۔ دو عدد پلاٹ واقع سنجر چانگ مالیتی -/60000 روپے۔ بھینس بمعہ کٹی مالیتی -/22500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/210000 روپے ماہوار بصورت سالانہ کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طارق محمود ولد عبدالستار بشیر آباد ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس ولد محمد صدیق بشیر آباد ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 2 انور احمد سلطان ولد محمد حیات بشیر آباد ضلع حیدرآباد

مسل نمبر 35404 میں نوشابہ طارق زوجہ طارق محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ دو راس بھینسیں مالیتی -/31000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 30 تولے مالیتی -/210000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نوشابہ طارق زوجہ طارق محمود بشیر آباد ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 طارق محمود خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 انور احمد سلطان ولد محمد حیات بشیر آباد ضلع حیدرآباد

مسل نمبر 35406 میں مسرور احمد طاہر ولد ناصر احمد واہلہ قوم جٹ واہلہ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نسیم آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مسرور احمد طاہر ولد ناصر احمد واہلہ نسیم آباد فارم گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد واہلہ والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

ایسے باخدا انسان بن جائیں کہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک ثبوت اور عمدہ نمونہ چھوڑ جائیں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم احمد مستنصر قمر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ و مکرمہ عطیۃ الحیٔ صاحبہ کو مورخہ 27۔ اکتوبر 2003ء کو ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''کامران احمد'' عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد اکرم ازھر صاحب آف نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ حال دارالنصر وسطی ربوہ کا پوتا اور مکرم شیخ محمد وسیم صاحب (قدوس کریانہ سٹور) ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم مرزا مشتاق احمد صاحب حلقہ منصورہ آباد فیصل آباد کے والد مکرم مرزا محمد یعقوب صاحب صدر حلقہ منصورہ آباد عرصہ دراز سے بیمار ہیں ان کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد قاسم خان صاحب نائب ناظر مال خرچ لکھتے ہیں کہ مورخہ 11 نومبر 2003ء اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ شازیہ صدیقہ اہلیہ مکرم عزیز احمد خان (ملتان) کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''عالیہ طلعت'' نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم ظفر احمد خان صاحب لودھی آف ملتان کی پوتی ہے۔ نومولودہ کی درازی عمر اور خادمۂ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت فارماسسٹ

ایک تجربہ کار فارماسسٹ کی ضرورت ہے۔ جو ایک فارماسوٹیکل کمپنی کا کام سنبھالنے کا تجربہ رکھتا ہو خواہشمند دوست اپنے کوائف بمعہ تصدیق امیر جماعت نظارت ہذا کو بھجوائیں۔ (نظارت امور عامہ)

ولادت

مکرم احسان الٰہی عابد صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ساکن دارالیمن شرقی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عطاء اللہ صاحب کو مورخہ 22 نومبر 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''یاسر احمد'' نام عطا فرمایا ہے جو مکرم نصیر احمد صاحب 96 گ۔ب صریح جڑانوالہ کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تجارت پر مقابلہ مضمون نویسی

احباب کو تجارت کی طرف راغب کرنے کیلئے نظارت صنعت و تجارت کی طرف سے مضمون نویسی کے مقابلہ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

☆ عنوان مضمون ''ملازمت سے تجارت کیوں بہتر ہے''

☆ اول دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔

☆ مضمون زیادہ سے زیادہ 10 فل سکیپ سنگل صفحات پر مشتمل ہو یا زیادہ سے زیادہ 3000 الفاظ۔

☆ قابل اشاعت مضامین کو شائع کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

☆ مضمون نگار اپنا مضمون براہ راست نظارت صنعت و تجارت کو بھجوا دیں۔ مضمون موصول ہونے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2003ء ہے۔

(نظارت صنعت و تجارت)

سانحہ ارتحال

مکرم ضیاء الرحمن صاحب سیکرٹری امور عامہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کے والد مکرم مستری اللہ رکھا صاحب مورخہ 11 نومبر 2003ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا اور بعد از نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ قریباً 40 سال جماعت احمدیہ گھوچلی جھنڈیر کے سیکرٹری مال رہے۔ بیوہ کے علاوہ آپ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل اور ان کے نمونے کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے سیالکوٹ ضلع و شہر کیلئے بھجوایا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔ ☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔ ☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔ امراء، صدران عہدیداران، مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 9 دسمبر 2003ء

12.05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	چلڈرنز کارنر
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب
2-30 a.m	کوئز روحانی خزائن
3-05 a.m	فرانسیسی سروس
4-00 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 a.m	تلاوت، خبریں، انصار سلطان القلم
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-40 a.m	طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m	تعارف
9-15 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	ملاقات
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سفر ہم نے کیا
1-00 p.m	لجنہ میگزین
1-50 p.m	مجلس سوال و جواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	طب و صحت کی باتیں
4-25 p.m	سفر ہم نے کیا
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-10 p.m	بنگلہ سروس
8-15 p.m	ملاقات
9-10 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 10 دسمبر 2003ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-35 a.m	سوال و جواب
2-55 a.m	نمائش
3-20 a.m	راولپنڈی کا تعارف اور سیر
3-45 a.m	ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	سوال و جواب
7-40 a.m	ہماری کائنات
8-05 a.m	تقریر مکرم رفیق حیات صاحب
8-50 a.m	سفر ہم نے کیا
9-15 a.m	تعلیمی پروگرام
9-50 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-35 p.m	سواحیلی سروس
1-20 p.m	سفر ہم نے کیا
1-45 p.m	سوال و جواب
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	تعلیمی پروگرام
5-00 p.m	تلاوت، خبریں
6-00 p.m	سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	فرانسیسی ملاقات
10-10 p.m	جرمن سروس
11-15 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 11 دسمبر 2003ء

12-15 a.m	عربی سروس
1-15 a.m	چلڈرنز کارنر
1-45 a.m	سوال و جواب
2-45 a.m	ہماری کائنات
3-00 a.m	خطبہ جمعہ
4-10 a.m	سفر ہم نے کیا
4-35 a.m	درس ملفوظات
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-30 a.m	سوال و جواب
7-30 a.m	ہنر
8-15 a.m	کینیڈین پروگرام
9-15 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
10-00 a.m	ترجمۃ القرآن
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	پشتو سروس
1-30 p.m	سوال و جواب
2-40 p.m	تقریر
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	کمپیوٹر سب کیلئے
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	ترجمۃ القرآن
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-05 p.m	جرمن سروس

چپ بورڈ، پلائی وڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، شیشہ، ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	5۔دسمبر	زوال آفتاب	11-59
جمعہ	5۔دسمبر	غروب آفتاب	5-06
ہفتہ	6۔دسمبر	طلوع فجر	5-25
ہفتہ	6۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-52

چین پاکستان کو آئندہ سال ایٹمی پاور پلانٹ دیگا چین پاکستان کو توانائی کے مسائل حل کرنے میں مدد دینے کے سلسلے میں آئندہ سال دوسرا ایٹمی پاور پلانٹ فروخت کرنے پر تیار ہوگیا ہے۔ یہ ایٹمی پلانٹ چشمہ کے مقام پر تعمیر کیا جائے گا۔ اور اس سے 600 میگاواٹ بجلی پیدا ہوسکے گی۔

پاک بھارت بحری رابطے بھی بحال ہونے کا امکان بھارت نے سمندری حدود کی خلاف ورزی کی روک تھام کیلئے انڈین کوسٹ گارڈز اور پاکستانی میری ٹائم سکیورٹی ایجنسی کے درمیان رابطے اور تعاون کی تجویز پیش کر دی ہے۔ آپریشن کمانڈوز یکم جنوری 2004ء سے ایک دوسرے سے ٹیلی فون پر رابطہ کرسکیں گے۔

فوجیں ہٹانے کی پاکستانی تجویز نامنظور بھارت نے پاکستان کی طرف سے امن کی بحالی کیلئے اقدامات کے باوجود اپنی روایتی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جموں وکشمیر کے دونوں حصوں سے بیک وقت فوجیں نکالنے کی پاکستانی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ جموں وکشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے۔

ناپسندیدہ ممالک عراق سے سبق سیکھیں امریکہ نے دنیا کے پانچ ملکوں کو براہ راست خبردار کیا ہے کہ وہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔ اگر انہوں نے ممنوعہ ہتھیاروں کے میٹیریل کو ختم کرنے سمیت ہتھیاروں کے حصول کی کوششیں ترک نہ کیں تو انہیں سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔

کراچی کے پٹرول پمپ پر دھماکہ کراچی میں ڈیفنس فیز 5 میں ایک غیر ملکی کمپنی کے پٹرول پمپ پر دھماکے سے 18۔افراد زخمی اور پٹرول پمپ سمیت 8 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دھماکہ حادثاتی طور پر ہوا، بم یا گیس سلنڈر پھٹنے سے ہوا۔ دھماکے کے بعد سی این جی کی پائپ لائن میں آگ بھڑک اٹھی۔

اپوزیشن کی نظر میں پنجاب حکومت کا ایک سال پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن نے حکومت کی ایک سالہ کارکردگی کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس ایک سال کی مدت میں عوام غربت کا شکار رہے۔ خودکشیاں عروج پر رہیں آئین و جمہوری اداروں کو بالادستی حاصل نہ ہوسکی۔ گیارہ ماہ میں 4ہزار 507 قتل، 5ہزار 616 اغواء، ایک ہزار سے زائد ڈکیتی، 6 ہزار سے زائد رہزنی اور 6ہزار گاڑیاں چوری کی وارداتیں ہوئیں۔ وزراء کی فوج کی بھرتی اور ان کی سیاسی کفالت پر 80 کروڑ روپے خرچ کر کے سیاسی کرپشن کی نئی مثال قائم کی گئی۔

ٹماٹر کی قیمت کیوں بڑھی؟ ٹماٹر کی قیمت کیوں بڑھی، کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں۔ روزنامہ جنگ نے ٹماٹر مہنگے ہونے کے اسباب جاننے کیلئے کراچی، لاہور، راولپنڈی ملتان اور کوئٹہ سے ایک سروے کا اہتمام کیا اور اس سلسلے میں مختلف شعبوں کے ماہرین کی رائے لی۔ اس سروے کے مطابق ملکی تاریخ میں اس قدر مہنگے ٹماٹر کبھی نہیں ہوئے، پیداوار میں بیس ہزار ٹن کی مزید کمی آئی۔ اجارہ دار اپنی مصنوعات کی قیمتیں بڑھا دیتے ہیں۔ قیمتیں کنٹرول کرنے والے موثر ادارے اور نظام موجود نہیں۔ مبصرین کے مطابق کچھ عرصے کیلئے ٹماٹر کا استعمال ترک کرنے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا۔

اسلامی تنظیمیں مغربی ممالک کیلئے بڑا خطرہ ہیں برطانوی دفتر خارجہ نے اپنی ایک رپورٹ میں اسلامی ممالک اور اسلامی تنظیموں کو مغربی ممالک اور ان کی جمہوریتوں کیلئے سب سے بڑا چیلنج اور خطرہ قرار دیا ہے۔

انضمام الحق 300 ون ڈے کھیلنے والے ساتویں کھلاڑی پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان انضمام الحق اپنا 300واں ایک روزہ میچ کھیل کر دنیا کے ساتویں جب کہ پاکستان کے دوسرے کھلاڑی بن گئے ہیں۔ انہوں نے اپنا یہ ہدف فیصل آباد کے اقبال سٹیڈیم میں نیوزی لینڈ کے خلاف میچ کھیل کر حاصل کیا۔ قبل ازیں پاکستان کے سابق کپتان وسیم اکرم 356 ایک روزہ میچ کھیل کر دنیا میں سرفہرست ہیں۔ بھارت کے اظہر الدین 334، آسٹریلیا کے سٹیو وا 326، بھارت کے سachن ٹنڈولکر 321، سری لنکا کے جے سوریا اور اروندا ڈی سلوا 308 میچز کھیل چکے ہیں۔ یاد رہے انضمام الحق نے پہلا ایک روزہ میچ 1991-92 کے سیزن میں لاہور کے قذافی سٹیڈیم میں ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلا تھا۔

انڈونیشیا کی صدر کا دورہ پاکستان انڈونیشیا کی صدر میگاوتی سکارنو پتری 13 سے 17 دسمبر تک پاکستان کا دورہ کریں گی۔ میگاوتی کا یہ پاکستان کا پہلا دورہ ہوگا۔

آپ اپنی پرانی واشنگ مشین اور ڈرائیر دے کر مضبوط اور پائیدار واشنگ مشین اور ڈرائیر گارنٹی کے ساتھ حاصل کریں۔
برائٹ واشنگ مشین اور ڈرائیر (پاکستان میں سب سے زیادہ چلنے والی مشین)
تاج اینڈ سنز الیکٹرک سٹور
گیٹ نمبر 5 اقصیٰ چوک ربوہ فون: 213765

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں۔تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان کشمری کاشانی ڈیزائن۔ کشن افغانی وغیرہ
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130 Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔
عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں۔
رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ فون دکان: 211584
پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

WANTED
MEDICAL / SALES OFFICE STAFF

FOLLOWING VACANCIES EXIST IN A REPUTABLE HOMOEOPATHIC COMPANY FOR IT S ALLOPATHIC DIVISION FOR PUNJAB PROVINCE

POST	GENDER	QUA.	EXP.	AREA
DOCTORS	MALE / FEMALE	MBBS, FCPS	2 YEARS	LAHORE
DOCTORS	MALE / FEMALE	BSC, DHMS	2 YEARS	LAHORE
MARKETING MANAGER	MALE	MBA, MSC	5 YEARS	LAHORE
ZONAL MANAGER	MALE	BSC, B.A.	3 YEARS	PUNJAB
MEDICAL REP.	MALE	BSC, B.A.	1 YEAR	PUNJAB
DISPENSAR	FEMALE	DHMS	1 YEAR	LAHORE
RECEPTIONIST	FEMALE	F.A., B.A.	1 YEAR	LAHORE

PLEASE SEND YOUR APPLICATIONS WITH COMPLETE DOCUMENTS IMMEDIATELY.
P.O.BOX 4038 LAHORE, PAKISTAN.